6

5174CH06

دیہی ترقی

© NCERT not to be republished

اس باب کے مطالعے کے بعد طلبا:

- دیہی ترقی اور اس کے ساتھ وابستہ اہم مسائل کو سمجھیں گے؛
- ہندوستان کی ہمہ گیر ترقی کے لیے دیہی علاقوں کی ترقی کتنی زیادہ اہم ہے اس کا احساس کریں گے؛
- دیہی ترقی میں قرض اور بازاری نظام کے کردار کی اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ذریعہ معاش کو جاری رکھنے میں پیداواری سرگرمیوں کے تنوع کی اہمیت کے بارے میں سیکھیں گے؛
- پائیدار ترقی میں نامیاتی کاشتکاری کو سمجھیں گے۔

صرف زمین کو جوتنے والے اپنے حق کے ساتھ جیتے ہیں، باقی اپنا سلسلہ قائم کرتے ہیں اور دست نگری کی روٹی کھاتے ہیں۔

تھرو والوار

6.1 تعارف

باب ۴ میں، ہم نے مطالعہ کیا کہ غربت کس طرح ہندوستان کو درپیش ایک بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے یہ بھی جانا کہ غریبوں کی اکثریت دیہی علاقوں میں رہتی ہے جہاں ان کی رسائی زندگی کی بنیادی سہولتوں تک نہیں ہوتی۔

زراعت دیہی سیکٹر میں ذریعہ معاش کا اہم وسیلہ ہے۔

مہاتما گاندھی نے ایک بار کہا تھا کہ ہندستان کی حقیقی ترقی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ محض صنعتی شہری مراکز کی فروغ اور توسیع ہو۔ بلکہ خاص طور پر گاؤں کی ترقی ہے۔ گاؤں کی ترقی کا یہ خیال ملک کی مجموعی ترقی کے مرکز کے طور پر آج بھی اتنا ہی اہم ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ ہمیں دیہی ترقی کو اتنی اہمیت دینے کی ضرورت کیوں ہے جب کہ ہم اپنے آس پاس بڑی صنعتوں کے ساتھ تیزی سے بڑھتے شہروں اور جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی مرکز دیکھتے ہیں؟ ایسا اس لیے ہے کہ ہندوستان کی آبادی کا دوتہائی سے زیادہ حصہ زراعت پر انحصار کرتا ہے جو کہ اتنا پیداواری نہیں ہے کہ ان کی ضرورتوں کو پورا کر سکے؛ دیہی ہندوستان کا ایک چوتھائی حصہ اب بھی بدحال ہے اور غربت میں گزر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ہمارے ملک کو حقیقی ترقی حاصل کرنی ہے تو ہمیں ایک ترقی یافتہ دیہی ہندوستان دیکھنا ہوگا۔ تو پھر دیہی ترقی کا کیا مطلب ہے؟

6.2 دیہی ترقی کیا ہے؟

دیہی ترقی ایک جامع اصطلاح ہے۔ یہ ان علاقوں کی ترقی کے لئے کارروائی پر لازماً توجہ مرکوز کرتی ہے جو دیہی معیشت کی مجموعی ترقی میں بہت پسماندہ رہ گئے ہیں۔ ہندوستان میں ترقی کے لیے کچھ علاقے، جو Challenging ہوں اور جہاں تازہ اقدامات کیے جانے کی ضرورت ہے، ان میں شامل ہیں

- انسانی وسائل کی ترقی میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:
  - خواندگی، زیادہ تخصیص، عورتوں کی خواندگی، تعلیم اور ترقی مہارت۔
  - صحت، صفائی اور عوامی صحت دونوں پر توجہ
- زمینی اصلاحات
- ہر مقام کے پیداواری وسائل کی ترقی
- بنیادی ڈھانچے جیسے بجلی، آبپاشی، قرض کی سہولتیں، فروخت کاری، نقل و حمل کی سہولیات، جن گاؤں میں کی سڑکوں کو قریبی شاہراہ سے جوڑنا گاؤں میں سڑکیں اور دوسرے مقامات سے ملانے والی سڑکوں کی تعمیر شامل ہیں۔
- غریبی کے خاتمے اور آبادی کے کمزور طبقات کے رہن سہن کی حالت میں نمایاں بہتری پیدا کرنے کے لیے خصوصی اقدامات جن کے ذریعہ پیداواری روزگار کے مواقع تک رسائی ہو سکے اور آبادی کے کمزور طبقات کی حالت میں نمایاں بہتری لانے پر خاص طور پر زور دینا ضروری ہے۔

© NCERT not to be republished

ان سبھی کا مطلب یہ ہے کہ کاشتکار طبقے کو مختلف وسائل فراہم کیے جائیں جو کہ اناجوں، دالوں، سبزیوں اور پھلوں کی پیداواریت بڑھانے میں ان کی مدد کر سکیں۔ انھیں مختلف غیر کاشت کاری پیداواری سرگرمیوں جیسے خوراک کی ڈبہ بندی (food processing) کی صورت میں متنوع بنانے کے مواقع دیئے جانے کی بھی ضرورت ہے۔ تیز رفتار دیہی ترقی کے لیے انھیں کام کے مقامات اور گھروں میں صحت سے متعلق دیکھ بھال، صفائی ستھرائی کی سہولیات تک رسائی اور سب کے لیے تعلیم فراہم کیے جانے کو اعلیٰ ترجیح دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

پچھلے باب میں یہ دیکھا کیا گیا تھا کہ اگرچہ زراعتی سیکٹر کا GDP میں اشتراک تنزلی پر تھا لیکن اس سیکٹر پر آبادی کے انحصار میں کوئی خاص تبدیلی نہیں دکھائی دی۔ مزید یہ کہ اصلاحات کی شروعات کے بعد زراعتی سیکٹر کی نمو کی رفتار 1991-2012 کے دہے کے دوران 2.3 فی صد سالانہ کم ہوگئی تھی جو کہ پچھلے سالوں کے مقابلے کم تھی۔ حالیہ برسوں میں اس سیکٹر میں تبدیلی آئی ہے۔ 2014-15 میں مجموعی قیمت کا شرح اضافہ زراعت اور اس کے ساتھ کے سیکٹروں کے مقابلے ایک فی صد کم ہوا۔ ماہرین اس کا اہم سبب 1991 سے سرکاری سرمایہ کاری میں کمی کو مانتے ہیں۔ وہ یہ بھی دلیل دیتے ہیں کہ ناکافی بنیادی ڈھانچہ، صنعت یا خدماتی سیکٹر میں متبادل روزگار کے مواقع میں کمی، روزگار کے عارضی ہونے اور بے ضابطگی میں اضافہ وغیرہ دیہی ترقی میں مزید رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ اس مظہر کے اثر کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں کسانوں میں بڑھتی بدحالی کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس پس منظر میں ہم دیہی ہندوستان کے کچھ نہایت اہم پہلوؤں جیسے قرض، فروخت کاری کے نظام، زراعتی تنوع اور قابل برقرار ترقی کو آگے بڑھانے میں نامیاتی کاشتکاری کی اہمیت پر تنقیدی نظر ڈالیں گے۔

6.3 دیہی علاقوں میں قرض اور فروخت کاری (مارکیٹنگ)

قرض: بنیادی طور پر دیہی معیشت کی نمو، زراعت اور غیر زرعی سیکٹروں میں اونچی پیداواریت کو حاصل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً سرمایہ لگاتے رہنے پر منحصر ہوتی ہے۔ فصل اگانے اور پیداوار کے بعد آمدنی سے نفع کمانے کے درمیان کا وقفہ کافی طویل ہوتا ہے اس لیے کسان بیجوں، کھاد، اوزاروں پر اپنی ابتدائی سرمایہ کاری کی ضرورت کو پورا کرنے اور شادی، موت، مذہبی تقریبات وغیرہ سے متعلق دیگر اخراجات کے لیے مختلف وسائل سے قرض حاصل کرتے ہیں۔

آزادی کے وقت مہاجن، چھوٹے حاشیائی کسانوں اور بے زمین مزدوروں کو اونچی شرح سود وصول کر کے اور ان کے کھاتوں میں ہیر پھیر کر کے ان کو قرض کے جال میں پھنسا کر استحصال کرتے تھے۔ 1969 کے بعد ایک بڑی تبدیلی اس وقت واقع ہوئی جب ہندوستان نے دیہی قرض کی ضرورتوں کو مناسب

انہیں حل کریں

- ماہانہ بنیاد پر، اپنے خطے کے اخباروں کو ترتیب وار دیکھیں اور دیہی علاقوں کے تعلق سے ان کے ذریعہ اٹھائے جانے والے مسائل اور پیش کیے گئے حل کی شناخت کریں، یا قریبی گاؤں کا دورہ کریں اور وہاں کے لوگوں کو درپیش مسائل کی شناخت کریں۔
- حکومت کی ویب سائٹ https://www. rural.nic.in سے حالیہ اسکیموں اور ان کے مقاصد کی ایک فہرست تیار کریں۔ اپنے علاقے / دیہی پڑوس کے علاقوں میں ان پرگراموں میں سے کسی ایک کو کیسے چلایا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل جمع کریں۔ کلاس میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔

© NCERT not to be republished

باکس 6.1: غریب عورتوں کا بینک

کُڈمب شری خواتین رخی کمیونٹی پر مبنی غریبی میں کمی لانے کا پروگرام ہے جو کیرل میں نافذ کیا گیا۔ 1995 میں بچت کی حوصلہ افزائی کے مقصد کے ساتھ غریب عورتوں کے لیے ایک چھوٹے بچت بینک کے طور پر ایک کفایت شعار اور کریڈٹ سوسائٹی شروع کی گئی۔ کفایت شعار اور کریڈٹ سماج نے با کفایت بچتوں کے طور پر کروڑ روپیے کا فنڈ جمع کیا۔ بچت جٹانے کے لحاظ سے ایشیا میں بڑے غیر رسمی بینکوں کے طور پر ان سوسائٹیوں کو سراہا گیا۔

ماخذ: www.kudumbashree.org اس ویب سائٹ پر جائیں اور اس تنظیم کے ذریعہ اٹھائے گیے مختلف دیگر اقدامات کو دریافت کریں۔ ان بعض عوامل کی شناخت کیجیے جو ان کامیابیوں میں شریک رہے ہیں اور کلاس روم میں ان پر بحث کیجیے۔

طور پر پورا کرنے کے لیے سماجی بینک کاری اور کثیر ایجنسی طریقہ اپنایا۔ بعد میں، قومی بینک برائے زراعت اور دیہی ترقی (NABARD) 1982 میں، دیہی مالیاتی نظام میں شامل سبھی اداروں کی سرگرمیوں میں تال میل رکھنے کے مقصد سے ایک اعلیٰ ادارے کے طور پر قائم کیا گیا۔ قرض کے نظام میں سبز انقلاب ایک پیش خیمہ ثابت ہوا کیونکہ اس سے پیداوار رخی قرض کے تئیں دیہی قرض کی حدود میں وسعت پیدا ہونا۔

آج کل دیہی بینک کاری کا ادارتی ڈھانچہ کثیر ایجنسی اداروں جیسے کمرشیل بینکوں، علاقائی دیہی بینکوں (RRBS)، کو آپریٹو اور زمینی ترقیاتی بینکوں کے مجموعے پر مشتمل ہے۔ اس کثیر ایجنسی نظام کو وضع کرنے کا ایک اہم مقصد کفایتی شرح پر مناسب قرض تقسیم کرنا ہے۔ حال ہی میں رسمی کریڈٹ نظام میں

انہیں حل کریں

- اپنے محلے پڑوس میں، آپ نے غور کیا ہوگا کہ خود امدادی گروپ قرض فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح کے خود امدادی گروپوں ک ساتھ ملاقات کیجئے۔ خود امدادی گروپ کے تعارفی خاکے (profile) پر ایک رپورٹ تحریر کیجئے اس تعارفی خاکے میں یہ شامل کیا جاسکتا ہے کہ کب اسے شروع کیا گیا تھا ممبران کی تعداد، بچت کی مقدار اور ادھار کی قسم جو وہ فراہم کرتے ہیں اور ادھار لینے والے کس طرح قرض کو استعمال کرتے ہیں۔
- آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو خود روزگار سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لیے قرض لیتے ہیں لیکن دوسرے مقاصد کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح کے کچھ ادھار لینے والوں کے ساتھ بین عمل کیجئے اور خود روزگار سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کے امکانات دریافت کیجئے۔

© NCERT not to be republished

خلا کو پر کرنے کے لیے خود امدادی گروپوں (SHGs) کی شروعات ہوئی ہے۔ رسمی طور پر قرض دینے کا طریقہ نہ صرف ناکافی ثابت ہوا ہے بلکہ یہ مجموعی طور پر دیہی سماجی اور کمیونٹی ترقی میں پوری طرح سے اس کا حصہ بھی نہیں بنا ہے۔ چونکہ اس میں کسی ضمانت کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے غریب دیہی گھروں کی خاصی تعداد قرض کے اس نیٹ ورک سے باہر ہوتی ہے۔ خود امدادی گروپ ہر ممبر سے کم سے کم اشتراک کے ذریعہ چھوٹے پیمانے پر کفایت کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ یکجا کی ہوئی رقم سے ضرورت مند ممبروں کو ادھار دیا جاتا ہے جو چھوٹی چھوٹی قسطوں میں معقول شرح سود پر واجب الادا ہوتا ہے۔ اس طرح کے کریڈٹ کے اہتمام عام طور پر **چھوٹے قرض پروگراموں** کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ خود امدادی گروپ عورتوں کے اختیارات کو بڑھانے میں کافی مددگار ثابت ہوئے ہیں لیکن قرض لینے کا معاملہ بالخصوص صرف کے مقصد تک محدود ہے اور زراعتی مقصد کے لیے ادھار برائے نام تناسب میں لیا گیا ہے۔

دیہی بینک کاری – ایک تنقیدی جائزہ: بینک کاری نظام کے تیز رفتار پھیلاؤ نے دیہی کاشت کاری اور غیر کاشتکاری ماحصل، آمدنی اور روزگار پر ایک مثبت اثر ڈالا ہے خاص طور پر سبز انقلاب کے بعد۔ قحط سالی ماضی کے واقعات بن چکی ہے۔ ہم نے اب خوراک کا تحفظ حاصل کر لیا ہے جو کہ اناج کے وافر ذخیروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ پھر بھی ہمارے بینک کاری نظام میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک نہیں ہے۔

تجارتی بینکوں کے ممکنہ استثنیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رسمی ادارے جمع رقم کے استعمال کی روایت اور عادت پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یعنی مستحق قرض خواہ کو ادھار دینا اور پھر قرض کی موثر وصولیابی نہیں کر پائے ہیں۔ زرعی قرضوں کو وقت پر واپس نہ کرنے

انہیں حل کریں

- پچھلے کچھ سالوں میں، آپ نے غور کیا ہے۔ اگر آپ دیہی علاقوں میں رہ رہے ہیں تب اپنے پڑوس میں یا اخباروں میں پڑھا ہوگا یا ٹی وی میں دیکھا ہوگا کہ کسان خودکشی کر رہے ہیں۔ بہت سے ایسے کسانوں نے کاشتکاری اور دیگر مقاصد کے لیے رقم ادھار لی تھی۔ یہ دریافت کیا گیا تھا کہ جب وہ فصل میں ناکامی، ناکافی آمدنی اور روزگار کے مواقع کے سبب وہ قرض واپس کرنے کے اہل نہیں تھے اور اس سبب انھوں نے یہ قدم اٹھائے۔ اس طرح کے معاملوں سے متعلق معلومات جمع کیجئے اور کلاس روم میں بحث کیجئے۔
- ان بینکوں کا دورہ کیجئے جو دیہی علاقوں میں قرض مہیّا کراتے ہیں۔ یہ ابتدائی زراعتی کوآپریٹیو بینک، زمین ترقیاتی بینک، علاقائی دیہی بینک یا ضلع کوآپریٹیو بینک ہو سکتے ہیں۔ تفصیلات اکٹھا کیجئے جیسے کہ ان سے کتنے دیہی خاندانی ادھار لیتے ہیں، عام طور پر کتنی رقم ادھار لی جاتی ہے، ضمانتی شے جو استعمال کی جاتی ہے اس کی قسم، سود کی شرح اور واجبات۔
- اگر کسان جو کوآپریٹیو بینکوں سے ادھار لیتے ہیں اور فصل میں ناکامی اور دیگر وجوہات سے واپس نہیں کرتے، ان کے قرض معاف کر دئے جانے چاہئے ورنہ وہ خودکشی کرنے جیسے سخت فیصلے لے سکتے ہیں کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

© NCERT not to be republished

کی شرح بہت زیادہ رہی ہے بہت سے مطالعات سے اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ نادہندوں یا قرض واپس نہ کرنے والوں میں تقریباً پچاس فی صدی ایسے تھے جنھوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا۔ یہ بینک کاری کے کام کو خوش اسلوبی سے چلانے کی راہ میں ایک بڑا خطرہ ہے جس پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔

اس طرح دیہی بینک کاری سیکٹر کی توسیع اور فروغ اصلاحات کے بعد پس پشت ہو کر رہ گیا ہے۔ اس طرح کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے حالیہ برسوں میں تمام نوجوانوں کو 'جن دھن یوجنا' نامی اسکیم کے ایک جز کے طور پر بینک میں کھاتہ کھولنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ان بینک کھاتہ داروں کو 2-1 لاکھ روپے میں ناگہانی بیمہ کوریج اور 10,000 روپے میں اوورڈرافٹ (Over Draft) سہولتیں مل سکتی ہیں اور وہ اپنی تنخواہ، بڑھاپا پنشن اور حکومت کے دیگر سماجی حفاظتی ادائیگی کھاتے میں بھیجے جا سکتے ہیں۔ کم سے کم جمع رقم بھی رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے 40 کروڑ سے زیادہ لوگوں نے بینک کھاتے کھلوائے ہیں۔ بلاواسطہ طور پر اس نے بالخصوص دیہی علاقوں میں بچت کی عادت اور مالی ذرائع کی صحیح ادائیگی کو بڑھاوا دیا ہے۔ بینک ان کھاتوں کے ذریعہ 1,40,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے فنڈ کو بھیج سکتا ہے۔ بینکوں کو محض قرض دینے والے کے بجائے قرض لینے والوں کے ساتھ بینک کاری رشتے قائم کرنے کے لیے اپنے انداز نظر میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ کسانوں میں کفایت شعاری اور مالی وسائل سے موثر استفادہ حاصل کرنے کی عادت کو فروغ دیا جانا چاہیے۔

6.4 زراعتی بازار نظام

کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے پوچھا ہے کہ اناج، سبزیاں اور پھل جو ہم روزانہ استعمال کرتے ہیں، کس طرح ملک کے مختلف حصوں سے آتی ہیں؟ وہ طریقۂ کار جس کے ذریعہ یہ اشیا مختلف مقامات تک پہنچتی ہیں، بازار کے ذرائع پر منحصر ہے۔ زرعی فروخت کاری (مارکیٹنگ) وہ عمل ہے جس میں جمع کرنا' ذخیرہ کرنا' نقل و حمل' پیکنگ' درجہ بندی اور پورے ملک میں مختلف زرعی اشیا کی تقسیم شامل ہے۔

آزادی سے پہلے' کسان جب تاجروں کو اپنی اشیا فروخت کرتے تھے تو ان کے ساتھ ناقص وزن اور کھاتوں میں ہیر پھیر کا معاملہ ہوتا تھا۔ کسان جن کو مطلوبہ معلومات نہیں ہوتی تھی وہ

شکل 6.1 منضبط کھلے میدانوں کے بازار کسانوں اور صارفین دونوں کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

انہیں حل کریں

- سبزیوں اور پھل کے قریبی بازار جائیں۔ بازار کی مختلف خصوصیات کا مشاہدہ اور شناخت کریں۔ کم سے کم دس مختلف پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار کے مقام کا پتہ لگائیں اور یہ بھی معلوم کریں کہ وہ کتنی دور سے بازار پہنچتی ہیں۔ مزید، ٹرانسپورٹ کے طریقوں اور قیمتوں پر اس کو ماخوذ کرنے کے عمل کے بارے میں ایک نظر ڈالیں۔
- زیادہ تر چھوٹے قصبوں میں باضابطہ بازار کے مقامات ہوتے ہیں۔ کسان ان بازاروں میں جا کر اپنی اشیاء فروخت کر سکتے ہیں۔ وہ ان مقامات میں اشیاء کا ذخیرہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے کسی ایک منضبط بازار کا دورہ کریں؟ اس کے کام کرنے، مقام تک آنے والی اشیاء کی قسم اور کس طرح قیمتیں مقرر ہوتی ہیں، ان کے بارے میں تفصیلات جمع کریں۔ تفصیلی رپورٹ تیار کریں اور کلاس روم میں اس پر مباحثہ کیجیے۔

بازار میں رائج قیمت سے کم قیمت پر فروخت کرنے کے لیے اکثر مجبور کیے جاتے تھے۔ بعد میں بہتر قیمت پر فروخت کرنے کے مقصد سے اپنی اشیا کو رکھنے کے لیے گودام کی مناسب سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آج کل کھیتوں میں تیار کی جانے والی 10 فی صد سے زیادہ اشیا اسٹوریج کی کمی کے سبب ضائع ہو جاتی ہیں؟ لہٰذا سرکاری مداخلت، نجی تاجروں کی سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے ضروری ہو جاتی ہیں۔

آیئے اب چار ایسے اقدامات پر بحث کریں جو مارکٹنگ پہلو کو بہتر بنانے کے لیے شروع کئے گئے تھے۔ پہلا قدم منظّم اور شفاف فروخت کاری کی تخلیق کے لیے بازاروں کی باضابطگی تھی۔ مجموعی طور پر اس پالیسی سے کسانوں کے علاوہ صارفین کو بھی فائدہ پہنچا۔ تاہم دیہی بازاروں کی مکمل امکانی صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے باضابطہ بازار مقامات کے طور پر اب بھی 27,000 دیہی (ہفتہ وار بازار) کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسرا جز مادی بنیادی ڈھانچے سے متعلق سہولیات جیسے سڑکیں، ریلوے گودام، ویرہاؤس، کولڈ اسٹوریج اور پراسسنگ اکائیوں کا اہتمام ہے۔ تاہم موجودہ بنیادی ڈھانچہ کی سہولیات بڑھتی مانگ اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بالکل ناکافی ہیں جنھیں بہتر بنائے جانے کی ضرورت ہے۔ کسانوں کے پروڈکٹ کے لیے مناسب قیمتوں کو بروئے کار لانے میں کوآپریٹیو مارکٹنگ کے لیے سرکاری اقدام کا تیسرا پہلو ہے۔ گجرات اور ملک کے کچھ دوسرے حصوں کا بدلا ہوا معاشی منظر کوآپریٹیو یا امداد باہمی اداروں کے کردار کا شاہد ہے۔ تاہم کسانوں کے ممبروں کی ناکافی شمولیت، مارکٹنگ اور پراسسنگ کوآپریٹیو اور غیر مؤثر مالیاتی نظام کے مناسب ربط کی کمی کے سبب حال میں کافی رکاوٹ پیدا ہوئی ہے۔ چوتھا عنصر پالیسی دیتاویزات جیسے 24 زرعتی اشیاء کے لیے کم سے کم معاون قیمتوں (MSP) کی یقین دہانی۔ (ii) فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے ذریعہ گیہوں اور چاول کے احتیاطی وافر ذخیروں کی برقراری اور (iii) PDS (عوامی تقسیم نظام) کے ذریعہ اناج اور شکر کی تقسیم ان سبھی دستاویزات کا مقصد علی الترتیب کسانوں کی آمدنی کا تحفظ اور غریبوں کو رعایتی قیمت پر اناج فراہم کرنا ہے۔ تاہم، سرکاری اقدامات کے باوجود نجی تجارت (مہاجن، دیہی سیاسی ممتاز طبقات، بڑے کاروباری اور امیر کسان) زرعی بازاروں پر حاوی ہیں۔ زرعی پروڈکٹس کی مقدار حکومتی ایجنسیوں اور صارف کوآپریٹو کے ذریعہ جو برتی جا رہی ہے وہ صرف 10 فی صد کی تشکیل کرتی ہے جب کہ باقی نجی سیکٹر کے ذریعہ انجام دی جاتی ہے۔

© NCERT not to be republished

زرعی مارکیٹنگ نے مختلف شکلوں میں سرکاری اقدامات کے ساتھ ایک لمبا راستہ طے کیا ہے۔ گلوبلائیزیشن کے دور میں زراعت کا تیز کمرشیلائزیشن (محض تجارت)، پراسسنگ (ڈبہ بندی) کے ذریعہ زراعت پر مبنی اشیا کی قدر میں اضافے (value) کا زبردست موقع پیش کرتی ہے، اور ضرورت اس بات کی ہے کہ کسانوں کی فروخت کاری صلاحیت میں بہتری پیدا کرنے کے لیے ان کی آگہی اور تربیت کے علاوہ حوصلہ افزائی کی جائے۔

متبادل فروخت کاری (مارکیٹنگ) کی ظہور پذیر راہیں

یہ محسوس کیا گیا ہے کہ اگر کسان سیدھے طور پر اپنی اشیاء یا پیداوار صارفین کو فروخت کریں تب صارفین کے ذریعہ ادا شدہ قیمت میں کسانوں کا حصہ بڑھتا ہے۔ ان ذرائع کی کچھ مثالیں ہیں۔ اپنی منڈی (پنجاب، ہریانہ، راجستھان) ہداس پور منڈی (پونے)، ریتھو بازار (آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں سبزی اور پھل بازار) اور ازھاور پورسینڈیز (تملناڈ میں کسانوں کی بازار)۔ مزید برآں، متعدد قومی اور بین الاقوامی فاسٹ فوڈ (پھرتی سے تیار کر کے پیش کیا جانے والا کھانا) سلسلوں کی کسانوں کے ساتھ معاہدے یا اتحاد میں شمولیت کے بڑھتے اضافے سے نہ صرف بیجوں اور دیگر لاگت (inputs) بلکہ پیش متعین یا طے شدہ قیمتوں پر اشیاء یقینی حصول کے ساتھ ان کی فراہمی کے ذریعہ مطلوبہ کوالٹی کے فارم پروڈکٹوں کی کاشت کرنے کے لیے ان کا حوصلہ بڑھے گا بلکہ اس طرح کے بندوبست سے کسانوں کے قیمت سے متعلق جوکھموں کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی اور ساتھ ہی ساتھ کھیتوں پر پیدا کی ہوئی اشیاء کے بازاروں کی توسیع بھی ہوگی۔ 2020 ہندوستانی پارلیمنٹ نے ایگری کلچر مارکیٹنگ سسٹم (Agriculture Marketing System) میں اصلاح کے لیے تین قانون لاگو کیے تھے۔ کسانوں کے کچھ طبقے ان اصلاحات کی حمایت کرتے ہیں اور باقی کسان اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان قوانین پر ابھی بھی بحث چل رہی ہے۔ ان قوانین کی تفصیل جمع کریں جماعت میں بحث و مباحثہ کریں۔

> ### انھیں حل کریں
>
> ➤ اپنے محلے یا پڑوس میں ایک ایسے متبادل مارکٹنگ نظام کا دورہ کریں جس کا استعمال دیہی علاقوں کے کسان کرتے ہیں۔ یہ منضبط بازار مقامات سے کس طرح مختلف ہیں؟ کیا حکومت کے ذریعہ ان کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی کی جانی چاہئے؟ کیوں اور کس طرح؟ بحث کیجیے۔

6.5 پیداواری سرگرمیوں میں تنوع پیدا کرنا

تنوع میں دو پہلو شامل ہیں۔ ایک کا تعلق فصلوں کی پیداوار میں تنوع یا نیا پن لانے سے اور دوسرے کا تعلق زراعت کے علاوہ دیگر متعلقہ سرگرمیوں جیسے مویشی پالنا، مچھلیاں پالنا وغیرہ اور غیر زراعتی شعبے میں کام کرنے والوں کی جانب منتقلی سے ہے۔ متنوع بنانے کی ضرورت اس حقیقت سے پیدا ہوتی ہے کہ ذریعہ معاش کے لیے محض کاشتکاری پر انحصار کرنے میں بڑا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ نئے شعبوں کے تئیں تنوع نہ صرف زراعتی سیکٹر کے جوکھم کم کرنے کے لیے ضروری ہے بلکہ اس سے دیہی لوگوں کی پیداوار کو برقرار رکھنے کا متبادل بھی فراہم ہوتا ہے۔ زراعتی روزگار سرگرمیاں زیادہ تر خریف موسم میں مرکوز ہوتی ہیں لیکن ربیع کے موسم میں وہ علاقے جہاں آبپاشی کی ناکافی سہولیات ہیں، نفع بخش روزگار پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے نفع بخش اضافی روزگار فراہم کرنے کے لیے اور غریبی اور دیگر مصیبتوں پر قابو پانے میں دیہی لوگوں کے لئے آمدنی کی اونچی سطح کو حقیقت آفریں بنانے میں دیگر سیکٹروں میں توسیع ضروری

© NCERT not to be republished

شکل **6.2** دیسی گُڑ تیار کرنا، کاشت کاری شعبے کی ایک ذیلی سرگرمی ہے۔

ہے، یہاں صرف معاون سرگرمیوں' غیر کاشتکاری روزگار اور ذریعہ معاش کے دیگر ابھرتے متبادلات پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے، حالانکہ دیہی علاقوں میں قابل برقراری ذریعہ معاش فراہم کرنے کے لیے بہت سے دیگر متبادلات دستیاب ہیں۔

چونکہ زراعت میں پہلے سے ہی ضرورت سے زائد لوگ ہیں اس لیے بڑھتی لیبر فورس کے ایک بڑے حصے کو دیگر غیر زرعی سیکٹروں میں متبادل روزگار کے مواقع دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں غیر زرعی معیشت کے متعدد حصے ہیں یہ کچھ متحرک (Dynamic) رابطوں پر مشتمل ہیں جن میں صحت مند افزائش ہوسکتی ہے جب کہ دیگر گزارے لائق کم پیداواریت کی شکل میں ہیں۔ متحرک ذیلی سیکٹروں میں ایگرو پراسسنگ صنعتیں، خوراک کی ڈبہ بندی صنعتیں، چمڑے کی صنعت اور سیاحت وغیرہ شامل ہیں۔ وہ سیکٹر جن میں امکانی صلاحیتیں تو موجود ہیں لیکن بنیادی ڈھانچے اور دیگر معاون چیزوں کی زبردست کمی ہے ان میں روایتی گھریلو صنعتیں جیسے مٹی کے برتن بنانا، دستکاری، ہینڈلوم وغیرہ شامل ہیں۔ اگر چہ دیہی عورتوں کی اکثریت زراعت سے روزگار حاصل کرتی ہے۔ جبکہ مرد غیر کاشت کاری روزگار کی تلاش میں رہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اب عورتوں نے بھی غیر کاشتکاری کاموں کی تلاش شروع کر دی ہے (دیکھئے باکس 6.2)

باکس 6.2: زراعت میں تمل ناڈو کی عورتیں (TANWA)

زراعت میں تمل ناڈ کی عورتیں یعنی 'TANWA' ایک پروجیکٹ تھا جسے جدید زراعتی تکنیکوں اور نامیاتی کاشتکاری میں عورتوں کی تربیت کے لیے تمل ناڈ میں 1900 کے اواخر میں شروع کیا گیا تھا۔ یہ زرعی پیداواریت اور فیملی آمدنی بڑھانے میں سرگرم شرکت کے لیے عورتوں کو ترغیب دیتی ہے۔ تھیرو چراپلی میں فارم وومن گروپ جو کہ اینتھونیامل کے ذریعہ چلایا جاتا ہے' تربیت یافتہ عورتیں کامیابی کے ساتھ کرمی یا نامیاتی ملی جلی کھاد بنا بنا کر فروخت کر رہی ہیں اور اس تجارتی پروجیکٹ (venture) سے رقم کما رہی ہیں۔ بہت سے دیگر فارم وومن گروپ خورد ادھار نظام (Micro cridet system) کے ذریعہ چھوٹے بینکوں کے طور پر کام کر کے اپنے گروپ میں بچتوں کی تخلیق کر رہے ہیں۔ جمع کی گئی بچتوں کے ساتھ وہ صماروغ (mushrom) کی کاشتکاری، صابن بنانا، گڑیاں بنانا یا دیگر آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں جیسی چھوٹے پیمانے کی گھریلو سرگرمیوں کو فروغ دیتے ہیں۔

آپ کے علاقے یا آپ کے پڑوس میں دیہی علاقوں میں بھی ایسی ہی پہل ہوسکتی ہے۔ کسی انجمن کو چلانے والے لوگوں یا خاتون کامگاروں سے بات کریں اور کلاس میں تفصیلات پر بحث کریں۔

© NCERT not to be republished

مویشی پالن : ہندوستان میں کاشتکار طبقہ مخلوط فصل ومویشی کاشتکاری نظام کا استعمال کرتا ہے۔ مویشی (کھیتوں میں کام کرنے والے)، بکریاں مرغیاں وغیرہ استعمال کی جانے والی زیادہ تر قسمیں ہیں۔ مویشی پروری کے ذریعہ آمدنی میں اضافی استحکام اور دیگر غذا پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالے بغیر غذائی تحفظ، نقل وحمل، ایندھن اور تغذیہ فراہم ہوتا ہے۔ آج کل مویشی سیکٹر اکیلے ہی 70 ملین (سات کروڑ) چھوٹے اور حاشیائی کسانوں بشمول بے زمین مزدوروں کو متبادل ذریعہ معاش فراہم کرتا ہے۔ عورتوں کی خاصی تعداد مویشی سیکٹر سے اپنا روزگار حاصل کرتی ہیں۔

چارٹ 6.1 میں ہندستان میں مویشیوں کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔ مرغی پالن کا حصہ سب سے زیادہ یعنی 61 فی صد ہے اس کے بعد دیگر ہیں۔ دیگر جانوروں جن میں اونٹ' گدھے' گھوڑے، ٹٹو، خچر شامل ہیں کم مستعمل ہیں۔ ہندستان میں 2019 میں تقریباً 303 ملین مویشی تھے جس میں 110 ملین بھینس وبھینسا شامل تھے۔ ہندوستانی ڈیری سیکٹر کی کارکردگی پچھلے تین دہوں میں کافی اثر انگیز رہی ہے۔ ملک میں دودھ کی پیداوار 1951 سے 2016 کے درمیان بڑھ کر تقریباً 10 گنا سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اسے بالخصوص 'آپریشن فلڈ' کے کامیاب نفاذ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ آپریشن فلڈ' وہ نظام ہے جہاں سبھی کسان اپنے دودھ مختلف درجہ بندی (کوالٹی پر مبنی) کے لحاظ سے جمع کرتے ہیں اور اسے پراسس کیا جاتا ہے اور کوآپریٹو کے ذریعہ شہری مراکز میں فروخت کاری کی جاتی ہے۔ اس نظام میں کسان مناسب قیمت اور شہری بازاروں کو دودھ کی سپلائی سے ہونے والی آمدنی سے مطمئن ہوتے ہیں۔ ملک میں کوآپریٹو کے موثر نفاذ میں گجرات ریاست کی ایک کامیاب کہانی ہے جس کی متعدد ریاستوں میں تقلید کی گئی ہے۔ گجرات، مدھیہ پردیش، اتر پردیش، آندھرا پردیش، مہاراشٹر، پنجاب اور راجستھان دودھ کی پیداوار کی اہم ریاستیں ہیں۔ گوشت' انڈے' اون اور دیگر ڈیری پروڈکٹ بھی تنوع (Diversification) کے لیے اہم پیداواری سیکٹروں کے طور پر ابھر رہے ہیں۔

چارٹ 6.1: ہندوستان میں مرغی پالن اور مویشیوں کی تقسیم، 2019

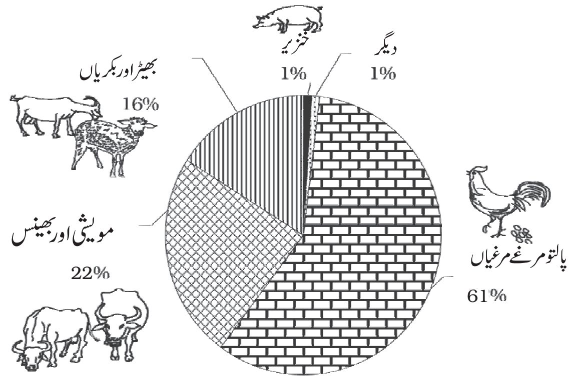

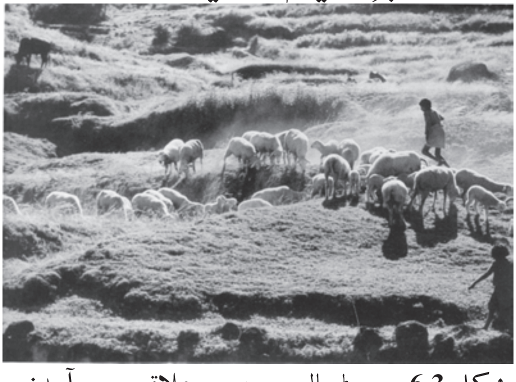

شکل 6.3 بھیڑ پالن – دیہی علاقوں میں آمدنی بڑھانے والی ایک اہم سرگرمی۔

© NCERT not to be republished

مچھلی پالن: ماہی گیر یا مچھیرے آبی وسائل کو 'ماں' یا 'کفیل' کا درجہ دیتے ہیں۔ آبی وسائل سمندر، بحر، ندیوں، جھیلوں، قدرتی پانی کے تالابوں اور چھوٹی ندیوں وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ماہی گیر طبقہ کے لیے جزو لازمی اور حیات بخش وسلیہ ہے۔ ہندوستان میں بجٹ کے تعین میں تدریجی اضافے اور مچھلی پالن اور آبی کاشت میں نئی ٹکنالوجیوں کے متعارف ہونے کے لیے مچھلی پالن نے ترقی کا ایک طویل راستہ طے کیا ہے۔ اس وقت داخلی وسائل میں مچھلی کی پیداوار میں تقریباً 65 فی صد کا تعاون ہوتا ہے اور باقی 35 فی صد بحری سیکٹر (سمندر) سے آتا ہے۔ آج مچھلی پیداوار کل گھریلو مجموعی پیداوار کا 0.9 فی صد ہے۔ ہندوستان میں مغربی بنگال، آندھرا پردیش، کیرل، گجرات، مہاراشٹر اور تمل ناڈو مچھلی پیدا کرنے والی اہم ریاستیں ہیں۔ مچھیروں کی مجموعی سماجی و معاشی حیثیت ہماری معیشت کے دیگر پسماندہ سیکٹروں کے مقابلے نسبتاً کمزور ہے۔ وسیع پیمانے پر پھیلی بے روزگاری، کم فی کس آمدنی، مزدوروں کے دیگر سیکٹروں کی طرف نہ جانے اور ناخواندگی کی اونچی شرح اور مقروضیت ان کمیونٹیوں کو درپیش کچھ بڑے مسئلے ہیں۔ اگرچہ عورتیں سرگرم مچھلی پالن میں نہیں لگی ہوئی ہیں پھر بھی برآمدی فروخت کاری میں تقریباً ورک فورس کی 60 فی صد اور داخلی فروخت کاری میں تقریباً 40 فی صد عورتیں لگی ہوئی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ماہی گیر خواتین کے لیے قرض کی سہولیات، کوآپریٹیو اور خود امدادی گروپ میں اضافہ کیا جائے تاکہ فروخت کاری کے لیے رواں سرمایہ (working capital) کی ضرورت پوری کی جاسکے۔

باغبانی: متنوع آب و ہوا اور مٹی کی خصوصیت سے سرشار ہونے کی وجہ سے ہندستان میں متنوع باغبانی فصلیں جیسے پھل، سبزیاں، جڑ والے پودے (آلو وغیرہ)، ادویاتی بوٹیاں اور خوشبودار پودے، مسالے اور روئی وتمباکو وغیرہ کے پودوں کو اگایا جاتا ہے۔ یہ فصلیں روزگار پر مرکوز ہونے کے علاوہ غذا اور تغذیہ فراہم کرنے میں بھی نہایت اہم کردار نبھاتی ہیں۔ باغبانی سیکٹر سے زراعت کی مجموعی پیداوار کی تقریباً ایک تہائی اور ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار کل چھے فی صد رقم حاصل ہوتی ہے۔ یہ سیکٹر ایک قابل برقراری ذریعہ معاش کے طور پر ابھرا ہے۔ ہندستان مختلف قسم کے پھل جیسے آم، کیلا، ناریل، کاجو اور متعدد مسالے پیدا کرنے میں دنیا میں اولین مقام پر آگیا ہے

شکل 6.4 ہندوستان کے کل مویشیوں کا ایک بڑا حصہ مرغیوں پر مشتمل ہے۔

شکل 6.5 دیہی گھروں کی عورتیں شہد کی مکھیاں پالنے کو ایک کاروباری سرگرمی کے طور پر اختیار کرتی ہیں۔

اور اب پھلوں اور سبزیوں کا دوسرا سب سے بڑا پیدا کار ہے۔ باغبانی میں لگے ہوئے بہت سے کسانوں کی معاشی حالت بہتر ہوئی اور یہ بہت سے غیر مراعات یافتہ طبقات کے لیے بھی ذریعہ معاش بہتر بنانے کا وسیلہ بنا۔ پھولوں کی کاشت، پودگھر (نرسری) کی دیکھ بھال، مخلوط بیجوں کی پیداوار اور پھلوں اور پھولوں کے بافتی افزائشی عمل اور فوڈ پراسسنگ دیہی علاقوں میں عورتوں کے لیے بہت زیادہ معاوضے والا روزگار ہے۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ سیکٹر کل قوت محنت کا تقریباً 19 فی صد روزگار فراہم کرتا ہے۔

اگرچہ تعداد کے لحاظ سے ہماری مویشی آبادی خاصی اثر انگیز ہے لیکن اس کی پیداواریت دوسرے ملکوں کے مقابلے کافی کم ہے۔ اس میں بہتر ٹکنالوجی اور جانوروں کی اچھی نسلوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو۔ مویشیوں کی بہتر طبی دیکھ بھال اور چھوٹے و حاشیائی کسانوں اور بے زمین مزدوروں کو قرض کی سہولیات سے مویشی پیداوار کے ذریعہ معاش میں پائیدار اضافہ ہوگا۔ مچھلی پالن کے کاروبار میں پہلے ہی بڑی معقول حد تک اضافہ ہوا ہے۔ تاہم بے تحاشا مچھلیاں پکڑنے کے اور آلودگی سے متعلق مسائل کو منضبط اور قابو کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ماہی گیر طبقے کے لیے فلاحی پروگراموں کو اس انداز میں نئے سرے سے اس طرح شروع کیے جانے کی ضرورت ہے جس سے طویل مدتی نفع اور ذریعہ معاش مہیا کیا جا سکے۔ باغبانی ایک پائیدار ذریعۂ معاش کے طور پر ابھرا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی نمایاں طور پر حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس کے کردار کو بڑھانے کے لئے بجلی، کولڈ اسٹوریج نظام، فروخت کاری رابطوں، چھوٹے پیمانے کی عمل کاری اکائیوں اور ٹکنالوجی میں بہتری اور پھیلاؤ جیسے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

دیگر متبادل ذریعہ معاش کے امکانات: ہم جانتے ہیں کہ انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) نے ہندوستانی معیشت کے متعدد سیکٹروں میں ایک انقلاب سا پیدا کر دیا ہے۔ یہ متفقہ رائے ہے کہ انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) پائیدار ترقی اور غذائی تحفظ حاصل کرنے کے لیے اکیسویں صدی میں ایک نہایت اہم کردار نبھائے گا۔ اس مشاہدے کا جواز بہت سی مثالیں ثابت کرتی ہیں۔ جیسے مناسب معلومات اور سافٹ ویر لوازمات کا استعمال کرتے ہوئے غذائی عدم تحفظ اور ضرر پذیری کے میدانوں میں پیش بینی کرنے کی حکومت کی اہلیت جس سے ہنگامی صورتحال کو روکنے یا کم کرنے کے لیے کارروائی کی جا سکے۔ اس

© NCERT not to be republished

باکس 6.3: اراکین پارلیمنٹ کے ذریعے گاؤں کو گود لینا

حکومتِ ہند نے اکتوبر 2014 میں سانسد آدرش گرام یوجنا (SAGY) کے نام سے ایک نئی اسکیم متعارف کرائی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہندوستانی پارلیمنٹ کے اراکین کو اپنے انتخابی حلقوں سے ایک گاؤں کی نشاندہی کر کے اسے ترقی دینا ضروری ہے۔ اس کی شروعات کرتے ہوئے 2016 تک اراکین پارلیمنٹ ایک گاؤں کو مثالی گاؤں کی حیثیت سے ترقی دے سکتے ہیں اور 2019 تک 2500 گاؤوں کا احاطہ کرتے ہوئے مزید دو گاؤں اس اسکیم کے مطابق میدانی علاقوں میں گاؤں کی آبادی تین سے پانچ ہزار اور پہاڑی علاقوں میں ایک سے تین ہزار کی ہونی چاہیے اور یہ رکن پارلیمنٹ کا اپنا گاؤں یا ان کے شوہر/بیوی کا گاؤں نہیں ہونا چاہیے۔ اراکین پارلیمنٹ سے گاؤں کی ترقیاتی منصوبے کو آسانیاں فراہم کرنے، سرگرمیوں کو شروع کرنے کے لیے دیہی باشندوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور صحت، تغذیہ اور تعلیم کے شعبے میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کرنے کی امید کی جاتی ہے۔

سے زراعتی سیکٹر پر بھی مثبت اثر پڑا ہے کیوں کہ اس سے ابھرتی ٹکنالوجیوں سے متعلق معلومات کی نشرواشاعت ہوتی ہے اور اس کے اطلاق مختلف فصلوں کے اگانے کے لیے قیمتوں، موسم اور مٹی کے حالات کے بارے میں بھی معلومات کی اشاعت ہوتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ علم پر مبنی معیشت کا پیش خیمہ ہے جو کہ صنعتی انقلاب کے مقابلے ہزار گنا زیادہ طاقت ور ہے۔ اگرچہ انفارمیشن ٹکنالوجی بذاتِ خود کسی تبدیلی کا محرک نہیں ہے لیکن یہ ہمارے لوگوں کی تخلیقی امکانی صلاحیت اور ان میں سمائے ہوئے علم جاری کرنے کے ایک لوازم کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ یہ دیہی علاقوں میں روزگار کی تخلیق کی امکانی صلاحیت بھی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں دیہی ترقی کے لیے اس کو استعمال کیا جا رہا ہے۔

6.6 پائیدار ترقی اور نامیاتی کاشتکاری

حالیہ سالوں میں کیمیائی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے نقصان دہ اثرات کے بارے میں آگاہی بڑھی ہے۔ مروجہ زراعت کیمیکل فرٹلائزر اور زہریلی کیڑے مار ادویات وغیرہ پر زیادہ انحصار کرتی ہے، جو غذائی اشیا میں داخل ہو جاتے ہیں، آبی وسائل میں گھس جاتے ہیں، مویشیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور قدرتی ماحولیاتی نظام کو تباہ کرتے ہیں۔ ایسی ٹکنالوجیوں کے ارتقا کی کوشش لازمی ہے اور جو پائیدار ترقی کے لیے ماحول دوست ہوں۔ ایک اسی طرح کی ٹکنالوجی جو ماحول کے موافق ہے وہ ہے نامیاتی کاشتکاری۔ مختصراً نامیاتی کاشتکاری ایک ایسا مجموعی نظام ہے جو کہ ماحولیاتی توازن کو بحال کرتا ہے، برقرار رکھتا ہے اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔ پوری دنیا میں غذائی تحفظ کو بڑھانے کے لیے نامیاتی طور پر اگائی گئی غذا کے لیے مانگ بڑھتی جا رہی ہے۔

فطری یا نامیاتی کاشتکاری کے فوائد: نامیاتی کاشت مہنگی زرعی لاگت (Agricultural inputs) (جیسے HYV بیج، کیمکل کھاد، کیڑے مار ادویات وغیرہ) کو مقامی طور پر تیار کردہ نامیاتی لاگت سے تبدیلی کرنا ہے جس مقامی طور

باکس 6.4: نامیاتی غذا (Organic Food)

نامیاتی غذا کی مقبولیت پوری دنیا میں بڑھتی جارہی ہے۔ نامیاتی کاشتکاری بہت سے ممالک کے اپنے غذائی نظام کا تقریباً 10 فی صد ہے۔ نامیاتی غذا فروخت کرنے کے سلسلے میں بہت سے خردہ فروشی سلسلے اور سوپر بازاروں کو گرین اسٹیٹس یعنی سبز رقبہ سے نوازا گیا ہے۔ مزید برآں نامیاتی غذاؤں کی روایتی غذاؤں کے مقابلے تقریباً 10.00 فی صد زیادہ قیمتیں ہوتی ہیں۔

پر تیار کی جاتی ہے اور نسبتاً سستی ہوتی ہے۔ اس طرح سرمایہ کاری پر اچھا منافع حاصل ہوتا ہے نامیاتی کاشت سے زیادہ آمدنی ہوتی ہے جو بین الاقوامی برآمدات کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے کیوں کہ نامیاتی طور پر اگائی گئی فصلوں کی مانگ بڑھتی جارہی ہے۔ ملکوں میں کیے گئے مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ نامیاتی طور پر اگائی گئی غذا میں کیمکل کاشت کاری کی نسبت زیادہ تغذئی قدر ہوتی ہے اس طرح ہمیں صحت بخش غذائیں حاصل ہوتی ہیں۔ چونکہ نامیاتی کاشتکاری میں روایتی کاشتکاری کے مقابلے زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے ہندستان کے لئے نامیاتی کاشتکاری ایک پرکشش تجویز ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ پیداوار کیڑے مارادویات سے پاک ہوتی ہے اور ماحولیاتی طور پر پائیدار انداز میں تیار کی جاتی ہے۔

باکس 6.5: مہاراشٹر میں نامیاتی طور پر پیدا کی گئی کپاس

1995 میں، جب پراکروتی (ایک NGO) کے کشن مہتا نے پہلی بار یہ تجویز پیش کی کہ کپاس جس میں کیمکل کیڑے مار ادویات کا کافی استعمال کیا جاتا ہے، اسے نامیاتی طور پر اگایا جاسکتا ہے، تب سنٹرل انسٹی ٹیوٹ فار کاٹن ریسرچ ناگپور کے اُس وقت کے ڈائرکٹر نے تبصرہ کیا جو کہ بہت مشہور ہوا، ''کیا آپ ہندستان کو ننگا رکھنا چاہتے ہیں؟'' آج 130 کسانوں نے 1,200 ہیکٹر زمین میں کپاس نامیاتی زراعت تحریک کے بین الاقوامی فیڈریشن کے معیارات پر نامیاتی طور پر کپاس اگانے کا کام کیا ہے۔ پیداوار کی بعد میں جرمنی کی تسلیم شدہ ایجنسی AGRECO نے جانچ کی اور اسے عمدہ کوالٹی کا پایا۔ کشن مہتا محسوس کرتے ہیں کہ تقریباً 78 فی صد ہندوستانی کسان حاشیائی کسان ہیں جو کہ 0.8 ہیکٹر سے کم کے مالک ہیں لیکن یہ ہندوستان قابل کاشت زمین کے 20 فیصد پر مشتمل ہے۔ لہٰذا طویل مدتی لحاظ سے پیسہ اور مٹی کے تحفظ کے اعتبار سے نامیاتی زراعت زیادہ منافع بخش ہے۔ اپنے علاقے کے کسی ایسے کھیت میں جائیے جہاں نامیاتی کھاد کا استعمال کیا جاتا ہے اور زراعت سے متعلق طریقوں سے جڑے معاملات پر گفتگو کیجیے اور اپنی جماعت میں رپورٹ پیش کیجیے۔

ماخذ: لائیلا باودم کے آرٹیکل 'A Green Alternative' سے لیا گیا اقتباس، فرنٹ لائن، جولائی 29,2003 میں شائع۔

© NCERT not to be republished

نامیاتی کاشتکاری کو مقبول بنانے کے لیے کسانوں کی جانب سے نئی ٹکنالوجی اپنانے کے بارے میں آگہی اور اس کے لیے آمادگی کی ضرورت ہے۔ پیداوار ناکافی بنیادی ڈھانچے اور مارکیٹنگ کے مسئلے کے ساتھ جڑی رہتی ہے۔ جس کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے حل کرنے کے علاوہ نامیاتی کاشت کو فروغ دینے کی مناسب زرعی پالیسی اپنائی جائے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ابتدائی سالوں میں نامیاتی کاشتکاری سے حاصل پیداوار جدید زراعتی کاشتکاری کی نسبت کم ہوتی ہے۔ لہذا چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کے ذریعہ بڑے پیمانے کی پیداوار کے لیے اسے اپنانا مشکل ہوسکتا ہے۔ نامیاتی پیداوار اسپرے کی گئی پیداوار کی نسبت ممکن ہے زیادہ ناقص ہو اور اس کی قابل استعمال مدت کم ہو۔ مزید برآں، نامیاتی کاشتکاری میں بے موسم فصلوں کی پیداوار کا انتخاب کافی محدود ہے۔ اس کے باوجود نامیاتی کاشتکاری زراعت کی پائیدار ترقی میں مددگار ہوتی ہے اور ہندوستان کو گھریلو اور بین الاقوامی بازار دونوں کے لیے نامیاتی اشیاء تیار کرنے میں صاف طور پر فائدہ دکھائی دیتا ہے۔

6.7 اختتام

یہ بات واضح ہے کہ جب تک کچھ قابل دید یا نمایاں تبدیلیاں نہ ہوں، دیہی سیکٹر پسماندہ ہی رہے گا۔ آج کی اہم ضرورت یہ ہے کہ پیداوار کے لیے کی گئی سرمایہ کاری پر اونچی آمدنی کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ڈیری صنعت، مرغی پالن، مچھلی پالن، سبزیوں اور پھلوں میں تنوع پیدا کر کے دیہی پیداوار مراکز کو شہری اور غیر ملکی (برآمدات) بازاروں سے جوڑا جائے۔ مزید برآں، بنیادی ڈھانچے سے متعلق عناصر

© NCERT not to be republished

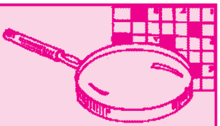

انہیں حل کریں

- پانچ معروف اشیا کی فہرست تیار کیجیے۔ جنھیں ہندوستان میں نامیاتی طور پر پیدا کیا جاتا ہے۔
- ایک قریبی سوپر بازار/سبزی کی دوکان یا ڈپارٹمنٹل اسٹور پر جائیں بعض مصنوعات کی شناخت کریں۔ کچھ ایسی اشیاء جو نامیاتی طور پر پیدا کی جاتی ہیں اور کچھ عام طریقوں سے ان کے درمیان ان کی قیمتوں کی قابل استعمال مدت' کوالٹی اور اشتہار کی قسم جس کے ذریعہ انھیں مقبول بنایا جاتا ہے' موازنہ کرتے ہوئے چارٹ تیار کریں۔
- قریبی محلے میں باغبانی فارم کا دورہ کریں۔ ان اشیاء کی تفصیل اکٹھا کریں جو کہ فارم میں کاشت ہوتی ہیں۔ وہ اپنے فصل اگانے کے طریقوں میں متنوع ہوسکتی ہیں۔ تنوع کی خوبیوں اور کمیوں کا ان کے ساتھ موازنہ کریں۔

جیسے قرض اور فروخت کاری، کسانوں کے موافق زرعی پالیسیوں اور مستقل تشخیص اور کسانوں کے گروپوں اور زرعی محکموں کے درمیان مذاکرات، سیکٹر کی مکمل امکانی صلاحیت کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ضروری ہیں۔

آج ہم ماحولیات اور دیہی ترقی کو دو جدا موضوعات کے طور پر نہیں دیکھ سکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ماحولیات موافق ٹکنالوجی کا اختراع یا حصول کیا جائے جس سے مختلف حالات میں پائیدار ترقی حاصل ہو سکے گی۔ اس طرح سے ہر دیہی طبقہ اپنے مقصد کے لیے موزوں طریقہ چن سکتا ہے۔ جب ہمیں بہتر عمل کی توضیحی مثالوں کے دستیاب مجموعے سے کوئی عمل برمحل لگے تب ہمیں سب سے پہلے اسے سیکھنے کی ضرورت ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ عمل کرنے کے ذریعہ سیکھنے کے اس عمل کی رفتار کو تیز کیا جا سکے (توضیحی مثال سے مطلب دیہی ترقی کے تجربات کی کامیاب کہانیاں جو کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اسی صورتحال میں پہلے ہی انجام دی جا رہی ہیں)۔

خلاصہ

- دیہی ترقی کافی جامع اصطلاح ہے لیکن اس کا لازماً مطلب ان علاقوں کی ترقی کے لیے عملی منصوبہ ہے جو سماجی و معاشی ترقی میں پسماندہ رہ گیے ہیں۔
- دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچوں جیسے بینک کاری، فروخت کاری، اسٹوریج، نقل و حمل اور موصلات وغیرہ کی مقدار اور معیار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی حقیقی صلاحیت کو بروئے عمل لایا جا سکے۔
- نئے شعبوں جیسے مویشی پالن، مچھلی پالن اور دیگر غیر زرعی سرگرمیوں کو متنوع بنانے کا عمل نہ صرف زراعتی سیکٹر کے جوکھم کو کم کرنے بلکہ ہمارے دیہی لوگوں کے لیے پائیدار ذریعۂ معاش اختیارات فراہم کرنے کے لیے بھی ضروری ہے۔
- نامیاتی کاشتکاری کی اہمیت ماحولیاتی طور پر پائیدار عمل کے طور پر بڑھتی جا رہی ہے اور اسے فروغ دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1. دیہی ترقی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ دیہی ترقی کے اہم امور کے بارے میں بتائیے۔
2. دیہی ترقی میں قرض کی اہمیت پر بحث کیجیے۔
3. غریبوں کی ادھار کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں خردہ قرض (Micr. Cradit) کے کردار کی وضاحت کیجیے۔
4. دیہی بازاروں کو فروغ دینے میں حکومت کے ذریعہ اٹھائے گیے اقدامات کی وضاحت کیجیے۔
5. پائیدار ذریعہ معاش کے لیے زرعی تنوع کیوں ضروری ہے؟
6. ہندوستان میں دیہی ترقی کے عمل میں دیہی بینک کاری نظام کے کردار کا تنقیدی تجزیہ کیجیے۔
7. زراعتی فروخت کاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
8. ان بعض رکاوٹوں کا ذکر کیجیے جو زرعی فروخت کاری (marketing) کے نظام میں حائل ہوتی ہیں۔
9. زرعی مارکیٹنگ کے لیے دستیاب متبادل ذرائع کیا ہیں؟ کچھ مثالیں دیجیے۔
10. سنہرا انقلاب (Golden Revolution) کی اصطلاح کی وضاحت کیجیے۔
11. زرعی مارکیٹنگ کو بہتر بنانے کے لیے حکومت کے ذریعہ اٹھائے گیے چار اقدامات کی وضاحت کیجیے۔
12. دیہی تنوع کو فروغ دینے میں غیر کاشتکاری روزگار کے کردار کی وضاحت کیجیے۔
13. مویشی پروری، مچھلی پالن اور باغبانی کو متنوع بنانے کے ایک ذریعہ کے طور پر اہمیت بیان کیجیے۔
14. پائیدار ترقی اور غذائی تحفظ حاصل کرنے میں انفارمیشن ٹکنالوجی ایک نمایاں کردار نبھاتا ہے' تبصرہ کیجیے۔
15. نامیاتی کاشتکاری کیا ہے اور پائیدار ترقی کو یہ کس طرح بڑھاتی ہے؟
16. نامیاتی کاشتکاری کے فوائد اور حدود کی شناخت کیجیے۔
17. نامیاتی کاشتکاری کے ابتدائی سالوں کے دوران کسانوں کو درپیش کچھ مسائل کے بارے میں تحریر کیجیے۔
18. ''جن دھن یوجنا'' دیہی ترقی میں مدد کرتی ہے''، کیا آپ اس قول سے متفق ہیں؟ سمجھائیے۔

آچاریہ، ایس۔ ایس۔ 2004، "Agricultural Marketing, State of the Indian Farmer" ملینیم اسٹڈی اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی

الگ، وائی۔ کے۔ "State of the Indian Farms, a Millennium Study 2004"، ایک جائزہ، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔

چاولہ، این کے۔ ایم۔ پی۔ جی۔ کروپ اور وی۔ پی شرما 2004. "Animal Husbandry, State of the Indian Farmer" ملینیم اسٹڈی، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔

دیہادرائے، پی۔ وی۔ اور وائی، ایس، یادو 2004 ,"Fishess Development" ہندوستانی کسانوں کی حالت، ایک ملینیم مطالعہ، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔

جالان، بمل (ادارت)، 1992۔ دی انڈین اکیونامی: پرابلمس اینڈ پرسپکٹیو۔ پنگوئین پبلی کیشن، نئی دہلی۔

نارائنن، ایس۔ 2005، آرگنک فارمنگ ان انڈیا NABARD اوکیزنل پیپر نمبر 38 شعبہ زراعت اور دیہی ترقی، ممبئی۔

سنگھ، ایچ۔ پی، پی پی دتہ اور ایم سدھا 2006، ہارٹیکلچر ڈیولپمنٹ، اسٹیٹ آف دی انڈین فارمر، اے ملینیم اسٹڈی، اکیڈمک فاؤنڈیشن، نئی دہلی۔

سنہا، وی۔ کے۔ 1998، چیلنجز ان رورل ڈیولپمنٹ، ڈسکوری پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی۔

ٹوڈارو، مائیکل، پی۔ 1987 ایکونامک ڈیولپمنٹ ان تھرڈ ورلڈ، اورینٹ لانگ مین لمٹڈ، حیدرآباد۔

ٹوپو، ای۔ 2001، آرگنک وجیٹیبل گارڈننگ: گرو یوراون وجیٹیبل یونٹ فار لیبر اسٹڈیز، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ممبئی۔

سرکاری رپورٹیں

Successful Governance Initiatives and Best Practices: Experiences from Indian States, فروغ انسانی وسائل اور UNDP ارتباط کے ساتھ حکومت ہند، پلاننگ کمیشن، نئی دہلی۔

سالانہ رپورٹیں، وزارت دیہی ترقی، حکومت ہند، نئی دہلی۔

Basic Animal Husbandry and Fisheries Statistics (for various year), Agriculture and Farmer's welfare ministry حکومت ہند

سرکاری رپورٹیں

www.dahd.nic.in

wwwsaanjihi.gov.in

www.ruralindiaonline.org

© NCERT not to be republished